قعدۂ اولی اور تشہد- احکام ومسائل

قعدۂ اولیٰ واجب ہے:

سوال: تین یا چار رکعت فرض نماز میں تو قعدۂ اولیٰ واجب ہے، کیا نفل نماز (صلوۃ التسبیح وغیرہ) میں بھی قعدۂ اولیٰ واجب ہے؟

الجواب

قعدۂ اولیٰ جس طرح تین یا چار رکعت فرض نماز میں واجب ہے، اسی طرح نوافل، سنن اور وتر میں بھی واجب ہے۔

قال العلامة الحصكفي: (ولها واجبات) ... (والقعود الأول)ولو في نفل في الأصح. (الدر المختار علی صدر رد المحتار، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة: ۴۶۵/۱، بیروت)(۱)(فتاویٰ حقانیہ: ۸۶/۳)☆

سنتوں میں قعدۂ اولیٰ فرض ہے یا واجب:

سوال (۱) سنت مؤکدہ وغیر مؤکدہ ونوافل کی چار رکعت میں درمیان کا قعدہ فرض ہے یا نہیں؟

(۲) اگر چار رکعت سنت ظہر یا سنت جمعہ کی نیت کرے اور دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو بعد میں دو رکعت پڑھے یا چار رکعت؟ نیز دو یا چار کا پڑھنا واجب ہے یا سنت؟

(۳) اگر چار رکعت نفل کی نیت کی اور دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو ابتداءً دو رکعت واجب ہیں یا نہیں؟

الجواب　حامدًا ومصلیًا

(۱) اس میں فقہا کے دو قول ہیں: بعض فرضیت کے قائل ہیں اور بعض فرماتے ہیں کہ جب تیسری رکعت کے

(۱) قال العلامة إبراهيم الحلبي: ومن الواجبات القعدة الأولى لما مر مرارًا. (الكبيرى، واجبات الصلاة: ۲۹۶)/ومثله في البحر الرائق، واجبات الصلاة، باب صفة الصلاة: ۳۰۰/۱)

☆ **سنتوں کی چار رکعتوں میں پہلا قعدہ واجب ہے:**

سوال: سنتوں میں مثلاً چار رکعت میں قعدہ وسط کا فرض ہے، یا واجب؟

الجواب

واجب ہے امام صاحب کے نزدیک۔ (بدست خاص، سوال ۵۸) (باقیات فتاوی رشیدیہ: ۱۸۰)

لئے کھڑا ہو گیا تو قعدہ فرض واجب ہو گیا۔(۱)

(۲) چار پڑھے اوران کا پڑھنا سنت ہے واجب نہیں۔(۲)

(۳) نہیں۔(۳)

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور۔ جواب صحیح ہے: سعید احمد غفرلہ مفتی مظاہر علوم۔
صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور-۲۲/۱۲/۱۳۵۹ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۵۷۳-۵۷۴) ☆

---

(۱) (والقعود الأول) ولو في نفل في الأصح، وكذا ترك الزيادة فيه على التشهد، وأراد بالأول غير الأخير". (الدر المختار)

وفي ردالمحتار: "(قوله: ولوفي نفل) لأنه وإن كان كل شفع منه صلاة علىٰ حدة حتى افترضت القراء ة في جميعه؛ لكن القعدة إنما فرضت للخروج من الصلاة، فإذا قام إلى الثالثة تبين أن ما قبلها لم يكن أوان الخروج من الصلاة فلم تبق القعدة فريضة... (قوله على الأصح) خلافاً لمحمد في افتراضه عن قعدة كل شفع نفل... (قوله: وأراد بالقول غير الأخير) ليشمل ما إذا صلى ألف ركعة من النفل بتسليمة واحدة، فإن ماعدا القعود الأخير واجب، ومفهومه فرضية كل قعود أخير في أي صلاة كانت". (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، واجبات الصلاة، مطلب قد يشار إلى المثنى، الخ: ۱/٤٦٥، سعيد)

(۲) "(وسنن) مؤكدًا (أربع قبل الظهر و) أربع قبل (الجمعة و) أربع (بعدها بتسليمة) فلوبتسليمتين لم تنب عن السنة، ولذا لونذرها لايخرج بتسليمتين، وبعكسه يخرج". (الدر المختار علىٰ صدر ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل: ۲/۱۲-۱۳، سعيد)

"وعن أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه أنه عليه السلام قال: "من كان منكم مصلياً بعد الجمعة فليصل أربعًا". رواه مسلم. والأربع بتسليمة واحدة عندنا حتى لو صلاها بتسليمتين لايعتد عن السنة". (تبيين الحقائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل: ۱/٤٢٨، دار الكتب العلمية، بيروت)

(۳) "(قوله أوبقيام الثالثة) أي وقد أدى الشفع الأول صحيحًا، فإذا أفسد الثاني لزمه قضاؤه فقط، ولايسري إلى الأول؛ لأن كل شفع صلاة علىٰ حدة بحر". (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل: ۲/۲۹، سعيد)

"ومن ثمة صرحوا بأنه لونوى أربعًا لايجب عليه بتحريمتها سوى الركعتين في المشهور عن أصحابنا، وأن القيام إلى الثالثة بمنزلة تحريمة مبتدأة، حتى إن فساد الشفع الثاني لايوجب فساد الشفع الأول". (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، واجبات الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة: ۱/٤٥٩، سعيد)

☆ نوافل میں قعدۂ اولیٰ واجب ہے یا نہیں:

سوال: نوافل رباعی میں قعدۂ اولیٰ واجب ہے یا فرض؟

الجواب

واجب ہے۔

كما في الدر المختار: (ولها واجبات) الخ (والقعود الأوّل) ولو في نفل في الأصح. (الدر المختار)

(قوله ولوفي نفل) لأنه وإن كان كل شفع منه صلاة علىٰ حدة حتى افترضت القراء ة في جميعه، لكن القعدة إنما فرضت للخروج من الصلاة فإذا قام إلى الثالثة تبين أن ما قبلها لم يكن أوان الخروج من الصلاة فلم تبق القعدة فريضة. (رد المحتار، باب صفة الصلاة، مطلب في واجبات الصلاة: ۱/٤٢٤-٤٣٤، ظفير) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲/۱۵۴)

تشہد، نماز میں واجب ہے:

سوال: تشہد نماز میں افضل ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

تشہد یعنی التحیات پڑھنا نماز میں واجب اور ضروری ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۲/۱۵۵)

تشہد میں سلام انشاءً کہا جاتا ہے:

سوال: نماز میں "السّلام علیک أیّها النبی" انشاءً پڑھا جاتا ہے یا حکایۃً؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــ ومنه الصدق والصواب

"السلام علیک أیّها النبیّ" بلکہ پورا تشہد انشاءً پڑھا جاتا ہے۔

قال في شرح التنوير: (ويقصد بألفاظ التشهد)معانيها مرادة له علٰى وجه(الإنشاء) كأنه يحيى اللّٰه تعالٰى ويسلم علٰى نبيه وعلٰى نفسه وأوليائه (لا الإخبار)عن ذٰلك،ذكره فى المجتبى، و ظاهره أن ضميرعلينا للحاضرين لاحكاية سلام اللّٰه تعالٰى.(الدرالمختار)

وفى الشامية:(قوله لا الإخبارعن ذلك)أى لا يقصد الإخبار،والحكاية عما وقع فى المعراج منه صلّى اللّٰه عليه وسلّم ومن ربه سبحانه ومن الملائكة عليهم السلام،وتمام بيان

(۱) ومنها قراء ة التشهد فإنها واجبة فى القعدتين الأولٰى والأخيرة، الخ ، فأوجب السجود بترك التشهد فى القعدة الأولٰى كما فى القعدة الأخيرة وهوظاهرالرواية.(غنية المستملى: ۲۹۰،ظفير)

☆ **نماز میں التحیات پڑھنے کا حکم:**

سوال: نماز میں تشہد پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

نماز کے ہر قعدہ میں تشہد پڑھنا واجب ہے، سہواً چھوٹ جانے کی صورت میں سجدۂ سہو لازم ہو جاتا ہے، عمداً ترک کرنے سے نماز کا اعادہ ضروری ہے۔

قال العلامة إبراهيم الحلبى: ومنها قراء ة التشهد فإنها واجبة فى القعدتين الأولٰى والأخيرة ... فأوجب السجود بترك التشهد فى القعدة الأولٰى كما فى القعدة الأخيرة وهو ظاهر الرواية. (الكبيرى، واجبات الصلاة:۲۹۶)

قال العلامة ابن عابدين:(قوله والتشهدان)أى تشهد القعدة الأولٰى وتشهد الأخيرة.(رد المحتار،واجبات الصلاة ،مطلب لاينبغى أن يعدل عن الدراية: ۱/۴۶۶) (فتاویٰ حقانیہ:۳/۸۸)

القصة مع شرح ألفاظ التشهد في الإمداد فراجعه ... (قوله لا حكاية سلام اللّٰه تعالىٰ)الصواب: لا حكاية سلام رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم.(رد المحتار)(۱)

قراءت کے سوا نماز کے جمیع وظائف انشاءً پڑھے جاتے ہیں، جیسا کہ حقیقت صلوٰۃ پر غور کرنے سے ظاہر ہے، حقیقت صلوٰۃ کی تفصیل لکھنے کی تو اس وقت ضرورت ہے اور نہ ہی فرصت، لہٰذا صرف "**السلام عليک أيها النبی**" کی حکمت تحریر کی جاتی ہے۔ دربار سلطانی سے واپس ہوتے وقت کچھ نذرانہ پیش کرنے کا دستور ہے۔ اس لیے مصلی "**التحيات للّٰه والصلوات والطيبات**" کا نذرانہ پیش کرتا ہے، پھر یکا یک خیال آتا ہے کہ یہ قرب الٰہی ومناجاۃ بالرب صرف سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مسعود کی بدولت ہے، ہدایت کا ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا وجود ہے، تو بے ساختہ مصلی اپنے محسن اعظم ومنعم اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتا ہے۔

باقی یہ اعتراض بالکل لغو ہے کہ جب حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر نہیں تو خطاب بے فائدہ ہوا، اس لیے کہ صلوٰۃ وسلام بذریعہ ملائکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچتا ہے، جیسا کہ خط میں صیغ خطاب: صرف اس لیے لکھے جاتے ہیں کہ خط مخاطب تک پہنچے گا۔ مخاطب روبرو موجود نہیں ہوتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

غرۂ ربیع الآخر ۱۳۷۴ھ۔ (احسن الفتاویٰ: ۳/۴۸)

مقتدی نے قصداً تشہد نہ پڑھا:

سوال: قصداً امام کے پیچھے التحیات درود شریف نہ پڑھا تو نماز ہوئی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

درود شریف سنت ہے اور تشہد واجب ہے، (۲) منفرد یا امام عمداً ترک واجب کرے تو نماز واجب الاعادہ ہے اور سہواً ترک ہو تو سجدۂ سہو واجب ہے، (۳) مگر مقتدی کے سہواً ترک واجب پر نہ سجدۂ سہو واجب ہے اور نہ نماز کا اعادہ، اس

---

(۱) كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في كيفية الصلاة، مطلب مهم في عقد الأصابع عند التشهد: ۱/۵۱۰، بيروت، انيس

(۲) (والتشهد) أی الواجب الثامن قراء ة التشهد (في القعدتين) يعنی فی الأولىٰ والأخيرة جميعاً .(منحة السلوک، فصل في واجبات الصلاة: ۱/۱۰۳، وزارة الأوقاف قطر. انيس)

(۳) (سجدتان بتشهد وسلام لترک واجب سجواً وإن تكرر وإن كان تركه)الواجب (عمداً أثم ووجب)عليه (إعادة الصلاة) تغليظاً عليه (لجبر نقصانها) فتكون مكملة وسقط الفرض بالأولىٰ وقيل: تكون الثانية فرضاً فهی المسقطة (ولا يسجد في) الترک (العمد للسهو)لأنه أقوىٰ، الخ. (مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح، باب سجود السهو: ۱۷۸، المكتبة العصرية. انيس)

سے معلوم ہوا کہ مقتدی کے ترک واجب کا کوئی جابر نہیں،(۱) لہذا عمداً ترک واجب موجب اعادہ نہ ہوگا، علاوہ ازیں حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے ترک واجب متابعۃ الامام کے مباحث میں کہیں بھی اعادہ کا حکم تحریر نہیں فرمایا، حالانکہ اس کے بعض مواقع میں ارکان میں تکرار اور ان میں تقدیم وتاخیر بھی ہے، اس سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ مقتدی کا عمداً موجب اعادہ نہیں، مع ہٰذا اعادہ میں احتیاط ہے، سہو مقتدی کے موجب اعادہ نہ ہونے میں بعض فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے بحث تحریر فرمائی ہے تو عمد میں بطریق اولیٰ بحث ہوگی، لہذا اعادہ بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۵/ جمادی الآخرہ ۱۳۹۱ھ۔ (احسن الفتاویٰ: ۲۹۱/۳)

قعدۂ اولیٰ میں اگر امام کھڑا ہو جاوے اور مقتدی ''التحیات'' پوری نہ کر سکے تو اسے کیا کرنا چاہئے:

سوال: اگر امام قعدۂ اولیٰ میں ''التحیات'' پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور مقتدی کی باقی ہے تو وہ کیا کرے؟ اور مقتدی پہلے پڑھ چکے تو خاموش بیٹھا رہے یا کیا کرے؟

الجواب

مقتدی پوری کر کے اٹھے۔(۲)

اور اگر مقتدی پہلے پڑھ چکا تو خاموش رہے یا کلمہ آخر کا تکرار کرتا رہے۔(۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲۰۶/۲-۲۰۷) ☆

امام، مقتدی کے تشہد پورا کرنے سے قبل کھڑا ہو جائے:

سوال: ایک شخص ہیں جو بہت دھیرے (آہستہ) پڑھتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ''التحیات'' بھی نہیں پڑھ پاتے

(۱) بل قال في شرح المنية عن القنية: إن المقتدي لو نسي التشهد في القعدة الأولى فذكر ما قام عليه أن يعود ويتشهد بخلاف الإمام والمنفرد للزوم المتابعة كمن أدرك الإمام في القعدة الأولى فقعد معه فقام الإمام قبل شروع المسبوق في التشهد فإنه يتشهد تبعاً لتشهد إمامه فكذا هذا. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو: ۸۵/۲، دار الفكر. انيس)

(۲) (لو رفع الإمام رأسه) الخ (قبل أن يتم المأموم التسبيحات) الثلاث (وجب متابعته) الخ (بخلاف سلامه) أو قيامه لثالثة (قبل إتمام المؤتم التشهد) فإنه لا يتابعه بل يتمه لوجوبه، ولو لم يتم جاز. (الدر المختار)

أي صح مع كراهة التحريم، الخ. (رد المحتار، باب صفة الصلاة، فصل تاليف الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي: ٤٦٣/١، ظفير)

(۳) (ولا يزيد) في الفرض (على التشهد في القعدة الأولى) إجماعًا الخ ولو فرغ المؤتم قبل إمامه سكت اتفاقاً. (أيضًا، مطلب مهم في عقد الأصابع عند التشهد: ٤٧٦/١-٤٧٧، ظفير)

کہ امام کھڑے ہوجاتے ہیں اوران کو اکثر ایسا ہی ہوتا ہے تو اب وہ کیا کریں؟ امام کے ساتھ کھڑے ہوجائیں یا التحیات کو پورا کریں؟ (بدرالدین، بنارس)

الجواب ــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

اگروہ ''التحیات'' پوری کر کے امام کو تیسری رکعت کے قیام میں پا سکتے ہیں، تو ''التحیات'' پوری کرلیں، ورنہ بغیر پوری کئے کھڑے ہوکر امام کے ساتھ قیام میں شریک جائیں۔(۱) فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم (فتاویٰ محمودیہ:۵/۵۷۴-۵۷۵)

☆☆☆

(۱) (بخلاف سلامه) أو قيامه لثالثة (قبل إتمام المؤتم التشهد) فإنه لايتابعه بل يتمه لوجوبه. (الدر المختار) وفي الشامية: ثم رأيته في الذخيرة ناقلا عن أبي الليث: المختار عندي أنه يتم التشهد، وإن لم يفعل أجزأه آه''. (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل: إذا أراد الشروع، مطلب في إطالة الركوع للجائي: ٤٩٦/١، سعيد)

مسئلہ: تکبیر تحریمہ میں اللہ اکبر کہنا واجب ہے اگر اس جملہ کے علاوہ کوئی دوسرا جملہ کہے جس سے اللہ تعالیٰ کی خالص عظمت ظاہر ہوتو نماز ہو جائے گی، مگر واجب چھوڑنے والا ہوگا (شامی:۱/۳۲۲) اور یہ مکروہِ تحریمی ہے۔(درمختار بر شامی:۱/۳۲۰)

اگر کوئی اللہ اکبر صحیح نہ کہہ سکے تو اس کی جگہ (اس معنیٰ کا) کوئی دوسرا لفظ کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(طحطاوی:۱۳۷)

مسئلہ: قعدہ اولیٰ (یعنی دو رکعت سے زیادہ رکعت والی نماز میں دو رکعت پر بیٹھنا) گرچہ نفل ہی کیوں نہ ہو واجب ہے۔(درمختار مع شامی:۱/۳۱۳)

مسئلہ: قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ دونوں میں تحیات پڑھنا واجب ہے۔(درمختار بر شامی:۱/۳۱۳)

تحیات کل یا بعض حصہ چھوڑنے سے سجدہ سہو واجب ہوجاتا ہے۔

تحیات یہ ہے: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُه.

(ترجمہ) ساری قولی، فعلی، اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔اے نبی آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں آپ پر ہوں اور ہم پر ہوں اور اللہ کے نیک بندوں پر ہوں۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

یہ تحیات سب سے بہتر تحیات ہے۔(طہارت اور نماز کے تفصیلی مسائل:۲۳۳-۲۳۶) (انیس)